

یہ تھا کہ محبوب کے حسنِ سلوک
پر نکتہ چینی کر کے اسے
برگشتہ کر دیں تاکہ وہ وفا
ترک کر دے۔ عاشق کو یہ
اندیشہ پیدا ہوا تو اس نے
کہا کہ غیروں کی نکتہ چینی
کوئی بات نہیں۔ دنیا کے
لوگوں کا دستور ہمیشہ سے
یہی چلا آتا ہے کہ وہ اچھول
کو بُرا کہتے ہیں اور نیک
کام کی مذمت کرتے ہیں۔

۲۔ شرح : ہم

نے فیصلہ کر لیا ہے کہ دل
کی پریشانی کا حال محبوب
سے جا کر کہ آئیں۔ کہنے
جاتے تو ہیں، لیکن دیکھیے،
کیا کہتے ہیں۔

دوسرے مصرع کے

دو مطلب ہیں :

۱۔ ہم دل کی پریشانی
محبوب سے کہنے کے لیے
جاتے تو ہیں، لیکن دیکھیے

آج ہم اپنی پریشانی خاطر اُن سے
کہنے جاتے تو ہیں، پر دیکھیے، کیا کہتے ہیں
اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ! انھیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو، اندوہ رُبا کہتے ہیں
دل میں آجائے ہے، ہوتی ہے جو فرصتِ غش سے
اور پھر کون سے نالے کو رسا کہتے ہیں
ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلے کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں
پاے افکار پہ جب سے تجھے رحم آیا ہے
خارِ رہ کو ترے ہم مہر گیا، کہتے ہیں
اک شررِ دل میں ہے، اس سے کوئی گھبرائے گا
آگِ مطلوب ہے ہم کو، جو ہوا کہتے ہیں
دیکھیے لاتی ہے اُس شوخ کی نخوت کیا رنگا

اس کی ہر بات پہ ہم "نامِ خدا" کہتے ہیں
وحشت و شیفۃ اب مرثیہ کہو یں، شا